

یہ خاک وطن ہے جان اپنی اور جان تو سب کو پیاری ہے (کاشاف اقبال)۔

گلشن جناح میں موجود مہکتی کلیوں، بکھرے ہوئے پھولوں، اس چمن کے مالی، برسوں سے اس چمن کو پانی دینے والے اساتذہ اکرام، خاص طور پر جو آج اس چمن پر بادل بن کر برسے ہیں اور تمام حاضرین و ناظرین کو حسن زیب جدون کا سلام عام پہنچے۔

پاکستان زندہ باد ایک نعرہ نہیں ایک وظیفہ ہے صدر عالی وقار! اسے / (اسکا) صبح و شام پابندی کے ساتھ پڑھنے / (ذکر کرنے) سے ہمارے خون کی گرمی میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔

مٹی کی جنت کو اپنے سروں کے بیچ سے بونے والے پہلے مٹی کے تعویذ بناتے ہیں، مٹی سے تیمم کرتے ہیں، مٹی پر سجدے کرتے ہیں، اور اس مٹی کو اپنے لہو سے ایسے تر کرتے ہیں کہ ان کی قبر پر ان کا نام شہید، ان کا سلسلہ نسب، مٹی، اور ان کی ماں کا نام خاک وطن لکھا جاتا ہے۔

ان کی واپسی پر ہائے افسوس نہیں خوشخبری سنائی جاتی ہے، مبارکباد دی جاتی ہے اور ان کی رخصتی کفن میں نہیں پرچم ستارہ و ہلال میں لٹھڑے ہوئے کی جاتی ہے اور ان کے لبوں پر آخری سانس تک یہ ورد جاری رہتا ہے کہ اے وطن!

جسم میرا روح تمہارے نام کی، ہاتھ میرے دعائیں تمہارے نام کی، ہونٹ میرے نغمے تمہارے نام کے، یہاں تک کہ زندگی میری، دھڑکنیں میری، سانسیں میری مگر شہادت تمہارے نام کی۔

کہ آسمانوں کو دبا دے گا پیروں کے تلے شوق انسان کا اگر اسکی لگن تک پہنچے
مری ایک ہی خواہش ہے مرے سینے میں خاک جب میری اڑے اپنے وطن تک پہنچے
خاک جب میری اڑے اپنے وطن تک پہنچے

وطن ہمیشہ خون کا مطالبہ کیا کرتا ہے ذی وقار! اور یہ جوان وطن کی اس آخری خواہش کو اپنا ایمان کہا کرتے ہیں۔ مٹی سے وفا کی ایسی مثال دیکھی نہیں کہ ادھر مٹی کے منہ سے اف تک نہ نکلی اور ادھر سے آواز آئی حوالدار لالہ جان ولد نیت جان کا نکاح مٹی کے ساتھ حق مہر شہادت کے عوض قبول ہے، قبول ہے۔

کہ میں کیپٹن سلیمان سرور سینے پر تین گولیاں کھائے نوے (90) منٹ تک تیرے لیے لڑتا جاؤں۔
میں صدقے جاؤں کہ میں سید یاسر عباس تیری خاطر پہلی گولی، دوسری گولی، تیسری گولی کھاؤں تجھے بچاؤں اور شہید ہو جاؤں۔

میں صدقے جاؤں کہ میں پانچ دن اور پانچ راتوں کا جاگا میجر محمد اکرم تیری عصمت ہے وارا جاؤں۔
میں صدقے جاؤں

کہ میں تو مقتل میں بھی قسمت کا سکندر نکلا کرہ فعل میرے نام کا اکثر نکلا
تھا جنہیں زعم وہ دریا بھی مجھی میں ڈوبے میں کہ صحرا نظر آتا تھا سمندر نکلا
تو یہیں ہار گیا ہی میرے بزدل دشمن مجھ سے تنہا کے مقابل تیرا لشکر نکلا

میرے خون کی بس اتنی سی خواہش ہے کہ اسے جب بھی تولا جائے بس مٹی میں تولا جائے